اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

28 کلماتِ کُفر

حضرت علامہ مولٰینا محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

'یا اللہ تعالٰی میرا ایمان سلامت رکھ' کے اٹھائیس حُروف کی نسبت سے کُفریات کی 28 مثالیں۔

اوّل تا آخِر پڑھ کر ایمان کی حفاظت کا سامان کیجئے۔

تنگدستی، بیماری، پریشانی اور فوتگی کے مواقع پر بعض لوگ صدمے یا اشتِعال کے سبب بعض لوگ نَعُوْذُ بِاللّٰہ کلماتِ کُفر بک دیتے ہیں۔ اللہ عزوجل پر اعتراض کرنا، اُس کو ظالم یا ضرورتمند یا محتاج یا عاجز سمجھنا یا کہنا یہ سب کُفر ہے۔ یادر کھئے! اِکراہِ شَرعی ہوش وحواس میں صریح کفر بکنے والا اور معنیٰ سمجھنے کے باوُجود وہاں میں ہاں ملانے والا بلکہ تائید میں سر ہلانے والا بھی کافر ہوجاتا ہے اور نکاح ٹوٹ جاتا، بَیْعَت ختم ہوجاتی اور زِندگی بھر کے نیک اعمال برباد ہوجاتے ہیں، اگر حج کر لیا تھا تو وہ بھی گیا، اب بعدِ تجدیدِ ایمان صاحبِ اِستِطاعت ہونے پر نئے سرے سے حج فرض ہوگیا۔

مشکلات کے وَقت بکے جانے والے کُفریات کی مثالیں

(۱) فُلاں صاحِب لوگوں کے ساتھ کچھ بھی کریں اللہ کی طرف سے ان کو فل (Full) آزادی ہے۔

(۲) ہم اُن کے ساتھ اگر تھوڑا بھی کچھ کرلیں، اللہ ہمیں فوراً پکڑ لیتا ہے۔

(۳) اللہ نے ہمیشہ میرے دُشمنوں کا ساتھ دیا ہے۔

(۴) ہمیشہ سب کچھ اللہ پر چھوڑ کر بھی دیکھ لیا کچھ نہیں ہوتا۔

(۵) اللہ عزوجل نے میری قسمت ابھی تک تو ذرا اچھی نہیں بنائی۔

(۶) شاید اس کے خزانے میں میرے لئے کچھ بھی نہیں، میری دُنیاوی خواہشات کبھی پوری نہیں ہوئیں، زندگی بھر میری کوئی دُعا قبول نہیں ہوئی، جس کو چاہا وہ دُور چلا گیا، ہر خواب میرا ٹوٹا، تمام اَرمان کُچلے گئے، اب آپ ہی بتائیں میں اللہ پر کیسے ایمان لاؤں؟

(۷) ایک شخص نے ہماری ناک میں دَم کر رکھا ہے، مزے کی بات یہ ہے کہ اللہ بھی ایسوں کا ساتھ دیتا ہے۔

(۸) جس شخص نے مصیبتیں پہنچنے پر کہا، اے اللہ تُو نے مال لے لیا، فُلاں چیز لے لی، اب کیا کرے گا؟ یا اب کیا چاہتا ہے؟ یا اب کیا باقی رہ گیا ہے؟ یہ قول کُفر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۲)

(۹) جو کہے، 'اگر اللہ تعالیٰ نے میری بیماری کے باوُجود مجھے عذاب دیا تو اس نے مجھ پر ظلم کیا' یہ کہنے والا کافر ہے۔

(البحر الرّائق ج ۵ ص ۲۰۹)

(۱۰) اللہ نے ہمیشہ بُرے لوگوں کا ساتھ دیا۔

(۱۱) اللہ نے مجبوروں کو اور پریشان کیا ہے۔

تنگدستی کے باعث بکے جانے والے کُفریات کی مثالیں

(۱۲) جو کہے، 'اے اللہ عزّ وجل! مجھے رِزق دے اور مجھ پر تنگدستی ڈال کر ظلم نہ کر' ایسا شخص کافر ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۰)

(۱۳) سیاسی پناہ لینے یا تنگدستی کی وجہ سے کُفّار کے یہاں نوکری کی خاطر ویزا فارم پر یا کسی طرح کی رقم وغیرہ کی بچت کیلئے درخواست پر اگر خود کو جھوٹ موٹ عیسائی، یہودی، قادیانی یا کسی بھی کافر و مرتد گروہ کا فرد لکھا یا لکھوایا تب بھی کافر ہو گیا۔

(۱۴) کسی سے مالی مدد کی درخواست کرتے ہوئے کہنا یا لکھنا کہ آپ نے کام نہ کر دیا تو میں قادیانی یا عیسائی بن جاؤں گا۔ ایسا کہنے والا فوراً کافر ہو گیا۔ یہاں تک کہ بالفرض اگر کوئی کہے کہ میں سو سال کے بعد کافر ہو جاؤں گا وہ ابھی سے کافر ہو گیا۔

(۱۵) کسی نے مشورہ دیا کہ کافر ہو جاؤ تو وہ کافر بنے یا نہ بنے مشورہ دینے والا کافر ہو چکا۔ نیز کسی نے کُفر بکا یا کسی پر حکمِ کفر لگا اِس پر راضی ہونے والے پر بھی حکمِ کفر ہے کیوں کہ اس نے کسی کے کفر میں مبتلا ہونے کو پسند کیا اور کفر کو پسند کرنا بھی کُفر ہے۔

(۱۶) اگر واقعی اللہ ہوتا تو غریبوں کا ساتھ دیتا، مقروضوں کا سہارا ہوتا۔

اعتراض کی صورت میں بکے جانے والے کُفریات

(۱۷) جب اللہ تعالیٰ نے مجھے دُنیا میں کچھ نہیں دیا تو آخر پیدا ہی کیوں کیا! یہ قول کفر ہے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۲)

(۱۸) کسی مسکین نے اپنی مُحتاجی کو دیکھ کر یہ کہا، 'اللہ عزّ وجل فُلاں بھی تیرا بندہ ہے، اسے تُو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور ایک میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف دیتا ہے! آخر یہ کیا اِنصاف ہے؟' (بہارِ شریعت حصّہ ۹ ص ۱۷۰)

(۱۹) کہتے ہیں اللہ عزّ وجل صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ میں کہتا ہوں یہ سب بکواس ہے۔

(۲۰) جن لوگوں کو میں پیار کرتا ہوں وہ پریشانی میں رہتے ہیں اور جو میرے دُشمن ہوتے ہیں اللہ ان کو بہُت خوشحال رکھتا ہے۔

(۲۱) کافروں اور مالداروں کو راحتیں اور ناداروں پر آفتیں! بس جی اللہ تعالیٰ کے گھر کا تو سارا نظام ہی اُلٹا ہے۔

(۲۲) اگر کسی نے اپنی یا کسی عزیز کی بیماری، غربت یا مصیبت کی زیادتی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ پر اس طرح اعتراض کیا مثلاً کہا، 'اے میرے ربّ! تو کیوں ظلم کرتا ہے؟ حالانکہ میں (یا اُس) نے تو کوئی گناہ کیا ہی نہیں' تو وہ کہنے والا کافر ہے۔

فوتگی کے موقع پر بکے جانے والے کُفریات کی مثالیں

(۲۳) کسی کی موت ہوگئی اس پر دوسرے شخص نے کہا، 'اللہ تعالیٰ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا'

(۲۴) کسی کا بیٹا فوت ہوگیا، اُس نے کہا، اللہ تعالیٰ کو یہ چاہیے ہوگا۔ یہ قول کُفر ہے کیونکہ کہنے والے نے اللہ تعالیٰ کو محتاج قرار دیا۔ (فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۴۹)

(۲۵) کسی کی موت پر عام طور پر لوگ بک دیتے ہیں، اللہ عزوجل کو نہ جانے اس کی کیا ضرورت پڑگئی جو جلدی بلالیا یا کہتے ہیں، اللہ عزوجل کو نیک لوگوں کی ضرورت پڑتی ہے اِس لئے جلد اُٹھالیتا ہے۔ (یہ سُن کر معنیٰ سمجھنے کے باوجود عموماً لوگ ہاں میں ہاں ملاتے ہیں یا تائید میں سَر ہلاتے ہیں ان سب پر حکمِ کفر ہے۔)

(۲۶) کسی کی موت پر کہا، اللہ عزوجل! اس کے چھوٹے چھوٹے بچوں پر بھی تجھے ترس نہ آیا!

(۲۷) جوان موت پر کہا، یا اللہ عزوجل! اس کی بھری جوانی پر ہی رَحم کیا ہوتا! اگر لینا ہی تھا تو فُلاں بڈھے یا بُڑھیا کو لے لیتا۔

(۲۸) یا اللہ عزوجل! آخر اس کی ایسی کیا ضرورت پڑگئی کہ ابھی سے واپس بُلالیا۔

تجدید ایمان (یعنی از سر نو ایمان لانے) کا طریقہ

دِل کی تصدیق کے بغیر صِرف زَبانی توبہ کافی نہیں ہوتی۔ مثلاً کسی نے کُفر بک دیا، اُس کو دوسرے نے بہلا پھُسلا کر اس طرح توبہ کروادی کہ کُفر بکنے والے کو معلوم تک نہیں ہوا کہ میں نے فُلاں کُفر کیا تھا، یوں توبہ نہیں ہوسکتی، اُس کا کُفر بدستور باقی ہے۔ لہٰذا جس کُفر سے توبہ مقصود ہے وہ اُسی وَقت مقبول ہوگی جبکہ وہ اُس کُفر کو کُفر تسلیم کرتا ہو اور دِل میں اُس کُفر سے نفرت و بیزاری بھی ہو جو کُفر سرزد ہوا توبہ میں اُس کا تذکرہ بھی ہو۔ مثلاً جس نے ویزا فارم پر اپنے آپ کو عیسائی لکھ دیا وہ اس طرح کہے، 'یا اللہ عزوجل میں نے جو ویزا فارم میں اپنے آپ کو عیسائی ظاہر کیا ہے اس کُفر سے توبہ کرتا ہوں۔ لَآ اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰـــہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ عزوجل و صلی اللّٰہ علیہ وسلم 'اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول ہیں' اس طرح مخصوص کُفر سے توبہ بھی ہوگئی اور تجدیدِ ایمان بھی۔ اگر معاذ اللہ کئی کُفریات بکے ہوں اگر یاد نہ ہو کہ کیا کیا بکا ہو تو یوں کہے، 'یا اللہ عزوجل مجھ سے جو جو کُفر صادِر ہوئے ہیں میں ان سے توبہ کرتا ہوں' پھر کلمہ پڑھ لے۔ (اگر کلمہ شریف کا ترجمہ معلوم ہے تو زَبان سے ترجمہ دہرانے کی حاجت نہیں۔) اگر یہ معلوم ہی نہیں کہ کُفر بکا بھی ہے یا نہیں تب بھی اگر احتیاطاً توبہ کرنا چاہیں تو اس طرح کہیں، 'یا اللہ عزوجل اگر مجھ سے کوئی بھی کُفر ہوگیا ہو تو میں اُن سے توبہ کرتا ہوں' یہ کہنے کے بعد کلمہ پڑھ لیں۔

مَدَنی مشورہ

روزانہ سونے سے قبل احتیاطی توبہ وتجدیدِ ایمان کرلینا چاہئے اور اگر بآسانی گواہ دستیاب ہوں تو میاں بیوی توبہ کرکے گھر کی چار دیواری میں کبھی کبھی احتیاطاً تجدیدِ نکاح بھی کرلیا کریں۔ ماں، باپ، بہن، بھائی اور اولاد وغیرہ عاقل وبالغ مسلمان مردوعورت نکاح کے گواہ بن سکتے ہیں۔ (احتیاطی توبہ وتجدیدِ ایمان وتجدیدِ بیعت وغیرہ کے بعد اگر یاد آیا کہ توبہ سے پہلے فُلاں فُلاں صریح کُفریات صادِر ہوئے تھے تو اب ان سے دِل میں بیزاری کافی ہے۔ از سرِ توبہ وغیرہ کی حاجت نہیں البتّہ کُفریات یاد آنے سے قبل اگر بغیر مہر مقرر کیے احتیاطی تجدیدِ نکاح کیا تھا تو اب "مہرِ مِثل" یعنی عموماً اس کے خاندان میں عورتوں کو جو مہر دیا جاتا ہے اُس کی ادائیگی واجِب ہوجائے گی۔)

تجدید نکاح کا طریقہ

تجدیدِ نکاح کا معنیٰ ہے، "نئے مہر سے نیا نکاح کرنا" اس کیلئے لوگوں کو اِکٹھا کرنا ضروری نہیں۔ نکاح نام ہے اِیجاب وقَبول کا۔ ہاں وقتِ نکاح بطورِ گواہ کم از کم دومَرد مسلمان یا ایک مَرد مسلمان اور دو مسلمان عورتوں کا حاضر ہونا لازمی ہے۔ خُطبۂ نکاح شرط نہیں بلکہ مُستَحب ہے۔ خطبہ یاد نہیں تو اَعُوْذُ بِاللّٰہ اور بِسْمِ اللّٰہ شریف کے بعد سورۂ فاتحہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ کم از کم دوتولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی یا اُس کی رقم مہر واجب ہے۔ مثلاً آپ نے ۳۱۳ روپے اُدھار مہر کی نیّت کرلی ہے (مگر یہ دیکھ لیں کہ مذکورہ چاندی کی قیمت ۳۱۳ روپے سے زائد تو نہیں) تو اب مذکورہ گواہوں کی موجودگی میں آپ 'اِیجاب' کیجئے یعنی عورت سے کہئے، 'میں نے ۳۱۳ روپے مہر کے بدلے آپ سے نکاح کیا' عورت کہے، 'میں نے قبول کیا' نکاح ہوگیا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عورت ہی خُطبہ یا سورۂ فاتحہ پڑھ کر 'اِیجاب' کرے اور مَرد کہے، 'میں نے قبول کیا' نِکاح ہوگیا۔ تین مرتبہ ایجاب وقبول مستحب ہے۔ بعدِ نکاح اگر عورت چاہے تو مہر مُعاف بھی کرسکتی ہے۔ مگر مَرد بلا حاجتِ شَرْعی عورت سے مہر معاف کرنے کا سُوال نہ کرے۔

مَدَنی پھول

جن صورتوں میں نکاح ختم ہوجاتا ہے مثلاً صریح کُفر بکا اور مرتد ہوگیا تو تجدیدِ نکاح میں مہر واجب ہے البتہ احتیاطی تجدیدِ نکاح میں مہر کی حاجت نہیں۔ (مُلخص از ردالمختار ج ۴ ص ۳۳۸، ۳۳۹)

تنبیہ مُرتد ہوجانے کے بعد اور توبہ وتجدیدِ ایمان سے قبل جس نے نکاح کیا اُس کا نکاح ہوا ہی نہیں۔

نکاحِ فضولی کا طریقہ

عورت کو بے شک خبر تک نہ ہو اور کوئی شخص مَرد سے مذکورہ گواہوں کی موجودگی میں عورت کی طرف سے 'ایجاب' کرلے۔ مثلاً کہے، میں نے ۳۱۳ روپے اُدھار مہر کے بدلے فُلانہ بنتِ فُلاں بن فُلاں کا تجھ سے نِکاح کیا۔ مرد کہے، میں نے قبول کیا یہ نِکاحِ فُضُولی ہو گیا پھر عورت کو اِطّلاع کی گئی اور اس نے قبول کرلیا، تو نکاح مُنعَقِد ہو گیا۔ مرد بھی 'ایجاب' کرسکتا ہے۔ نکاحِ فضولی حَنَفِیوں کے یہاں جائز ہے مگر خلافِ اَولیٰ ہے البتہ شافِعِیّوں، مالکیوں اور حنبلیوں کے یہاں باطل ہے۔

عذاب جہنّم کی جھلکیاں

جس سے معاذَ اللہ عزوجل کُفر صادِر ہو گیا اُسے چاہئے کہ دلائل میں اُلجھنے کے بجائے فوراً توبہ کرے۔ جس کا خاتمہ کُفر پر ہو گا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہے گا۔ خدا کی قَسم! جہنم کا عذاب کوئی برداشت نہیں کرسکتا۔ کُفر کی موت مرنے والوں کو لوہے کے ایسے بھاری گُرزوں سے فِرِشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گُرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جِنّ و اِنس جمع ہو کر بھی اُس کا اُٹھا نہیں سکتے۔ بُختی اُونٹ (یعنی ایک قسم کے اونٹ جو سب اُونٹوں سے بڑے ہوتے ہیں) کی گردن برابر بچھو اور اللہ عزوجل جانے کس قدر بڑے بڑے سانپ کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اُس کی سوزش، دَرد، بے چینی ہزار برس تک رہے۔ (مشکوٰۃ ص ۵۰۳ ترمذی) سر پر سخت گرم پانی بہایا جائے گا۔ جہنمیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گی وہ پلائی جائے گی، خاردار تھوہر کھانے کو دیا جائے گا وہ ایسا ہو گا کہ اگر اس کا ایک قطرہ دُنیا میں آجائے تو اُس کی سوزش و بدبو تمام اہلِ دنیا کی مَعیشت برباد کردے اور وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالے گا۔ اُس کے اُتارنے کیلئے پانی مانگیں گے تو ان کو تیل کی تلچھٹ کی طرح سخت کھولتا پانی دیا جائے گا کہ مُنہ کے قریب آتے ہی مُنہ کی ساری کھال گل کر اس میں گر پڑے گی اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا اور شوربے کی طرح بہہ کر قدموں کی طرف نکلیں گے۔

ایمان کی حفاظت کا وِرْد

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَوُلْدِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ صبح وشام تین تین بار پڑھنے سے دِین وایمان، جان، مال، بچّے سب محفوظ رہیں۔ (شجرہ عطاریہ، ص ۱۲) ، آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح اور ابتدائے وقتِ ظُہر تا غروبِ آفتاب شام کہلاتی ہے۔) مزید معلومات کیلئے 590 کلِماتِ کُفر پر مشتمل **ایمان کی حفاظت** نامی کتاب مکتبۃ المدینہ سے ہدِیَّۃً حاصل کرکے پڑھئے۔

مَدَنی پھول

جب بھی مصیبت آئے یا فوتگی ہو، صبر کرتے ہوئے خاموشی اختیار کرلیجئے۔ فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے، ’اے آدمی اگر تو طالبِ ثواب ہوکر اوّل صدمہ پر (یعنی صدمہ آتے ہی فوراً) صَبر کرے تو میں تیرے لئے جنّت کے سوا کسی ثواب پر راضی نہیں۔‘ (ابن ماجہ)

تین مَدَنی التجائیں

۱) گھر میں سب کو پڑھ کر سنادیجئے۔

۲) کم از کم پچیس رسالے مکتبۃ المدینہ سے ہدِیَّۃً لے کر تقسیم کیجئے۔

۳) چند رسالے مسجد، مزار، اسپتال، ہوٹل، دُکان وغیرہ عوامی جگہوں کسی کی نگرانی میں رکھوا دیجئے کہ مسلمان پڑھیں اور آپ کے لئے بھی ڈھیروں ثواب کا ذخیرہ ہو۔